

## 12371- مختصر بس پہننا اور عورت کے سامنے عورت کے ستر کی حدود

سوال

کچھ عورتیں بہت ہی مختصر اور تنگ بس زیب تن کرتی ہیں جو ان کے پر فتن اعضا و واضح کرتا ہے، آستینوں کے بغیر ہونے کی بنا پر عورت کا سینہ اور کمر بھی ظاہر کرتا ہے، اور تقریباً یہ بس نہ ہونے کے برابر اور شبہ العاریہ ہے۔

جب ہم انہیں نصیحت کرتی ہیں تو وہ جواب دیتی ہیں کہ ہم تو یہ بس صرف عورتوں کے سامنے ہی زیب تن کرتی ہیں، اور عورت کے سامنے عورت کا ستر لٹھنے سے لیکن اف تک ہے۔

اس سلسلہ آپ کی نظر میں شریعت اسلامیہ کی رائے کیا ہے، آپ کتاب و سنت کے دلائل کو مد نظر کھتھتے ہوئے محرم مردوں کے سامنے یہ بس زیب تن کرنے کا حکم واضح کریں؟

اللہ تعالیٰ سب مسلمان مردوں عورت کی جانب سے آپ کو جدائے خیر عطا فرمائے، اور زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

اس کے جواب میں یہ کہا جائیگا کہ :

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا، ایک وہ قوم جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموم جیسے کوڑے ہو گئے وہ اس سے لوگوں کو مارے گے، اور وہ بس پہنچنے والی ٹنگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اور نہیں کی مائل کوہاں کی طرح ہو گئے، وہ نہ توبت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوبیوں پا یں گی، حالانکہ جنت کی خوبیوں تینی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے"

اہل علم نے "الکاسیات العاریات" بس تو پہنچا ہو گا لیکن در حقیقت وہ ٹنگی ہو گئی کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ : تنگ بس پہنچنے والی، یا پھر باریک بس پہنچنے والی ہو گئی جسی سے بس کے نیچے بھی نظر آتا ہو، یا پھر مختصر بس پہنچنے والیاں مراد ہیں۔

شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتوں کا اپنے گھروں میں بس ایسا ہوتا تھا جو ان کے ٹنخوں اور قدموں، اور ہاتھوں سمیت سب کو چھپا کر رکھتا تھا، لیکن جب وہ گھروں سے باہر بازار جاتیں تو یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام کی عورتیں اتنا بڑا اور کھلا بس پہنچتی تھیں جو زمین پر گھسٹ رہا ہوتا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ٹنخوں سے ایک ہاتھ نیچے کپڑا رکھنے کی اجازت دی تھی کہ وہ اس سے زیادہ مت رکھیں۔

اور بعض عورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے جو شبہ پیدا ہوا ہے :

"عورت عورت کے ستر اور شر مگاہ کو مت دیکھے، اور مرد مرد کی شر مگاہ مت دیکھے، اور عورت کے لیے عورت کا ستر ناف اور لگھنے کے درمیان ہے"

کہ یہ عورت کے مختصر بس پر دلالت کرتا ہے، یعنی وہ مختصر بس پہن سکتی ہے، یہ صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: "عورت کا بس لگھنے اور ناف کے درمیان ہے" حتیٰ کہ اسیں دلیل ہو، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت کی شر مگاہ مت دیکھے۔

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھنے والی کو منع کیا ہے، کیونکہ اس نے کھلا بس پہن رکھا لیکن بعض اوقات قضاۓ حاجت یا کسی اور سبب کی بنا پر اس کا ستر نگاہ ہو سکتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو کسی دوسری عورت کے ستر کی جانب دیکھنے سے منع فرمادیا۔

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ: "کوئی مرد کسی مرد کی شر مگاہ مت دیکھے"

تو کیا صحابہ کرام لگھنوں سے لیکھناف تک چادر باندھتے، یا سلوار اور پانچاہم پہنچتے تھے؟

اور کیا اب یہ معقول ہے کہ کوئی عورت ایسا بس پہن کرنے کے جو صرف اس کے لگھنے اور ناف کے مابین حصہ کوہی چھپا رہا ہو؟

کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا، اور نہ ہی کہتا ہے، اور کفار کی عورتوں کے علاوہ ایسا کسی کے بھی ہاں نہیں، اور جو بعض عورتوں پر ملتبس ہوا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں۔

یعنی کچھ عورتوں نے جو اس حدیث سے یہ مفہوم لیا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں اور نہ ہی یہ مفہوم صحیح ہے، اور پھر حدیث کا معنی توصاف اور ظاہر ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: عورت کا بس لگھنے اور ناف کے مابین ہو۔

اس لیے عورتوں کو اللہ کا خوف رکھتے ہوئے ڈرنا چاہیے، اور وہ شرم و حیاء کے زیور سے آراستہ ہوں جو کہ عورت کی خلقت میں شامل ہے، اور جو ایمان کا بھی ایک حصہ ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

"شرم و حیاء ایمان میں سے ہے"

اور جس طرح کہ عورت ایک ضرب المثل تھی، اس لیے ضرب المثل میں یہ کہا جاتا ہے:

(نحوں کمرہ میں گنواری عورت سے بھی زیادہ شرم و حیاء والا)

یہ علم میں نہیں بلکہ جاہلیت کے دور سے بھی یہ نہیں ملتا کہ عورتیں لگھنے اور ناف تک کا بس بھی پہنچتی ہوں، نہ تو یہ مردوں میں تھا اور نہ ہی عورتوں میں، تو کیا یہ عورتیں مسلمانوں کی ایسی عورتیں بننا چاہتی ہیں جو دور جاہلیت کی عورتوں سے بھی زیادہ بد صورت اور قیح بننا چاہتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ:

لباس اور چیز ہے، اور شر مگاہ اور ستر کو دیکھنا اور چیز، عورت کا عورت کے ساتھ مشروع بس یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور لگھنے تک چھپے ہوئے ہوں، مشروع تو یہی ہے، لیکن اگر عورت کی کسی ضرورت و کام وغیرہ کی بنا پر اپنا بس اوپر اٹھانا اور اٹھا کرنا پڑے تو وہ عورت کے سامنے لگھنے تک، اور اسی طرح اگر بازوں کی ضرورت پڑے تو وہ کہنی تک صرف بقدر ضرورت اٹھا کر سکتی ہے۔

لیکن اسے عام باب میں شامل کر لینا اور اس کی عادت بنالینا جائز نہیں، حدیث کسی بھی حالت میں اس پر دلالت نہیں کرتی، اسی لیے دیکھنے والی کو خطاب کیا گیا ہے، نہ کہ جسے دیکھنے جا رہا ہے۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس حدیث میں مطلقاً بابس کے ذکر کو چھوٹا تک بھی نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ : عورت کا بابس گھٹنے اور ناف کے درمیان "تاکہ ان عورتوں کو یہ شبہ ہو۔

اور محروم کا اپنی محروم عورت کو دیکھنے کا مسئلہ بھی عورت کا کسی دوسری عورت کو دیکھنے جیسا ہی ہے، عورت اپنے محروم مرد کے سامنے سر گردن، اور پاؤں، ہاتھ بازو، اور پنڈلی وغیرہ ٹھیک کر سکتی ہے، لیکن وہ بابس چھوٹا نہ کرے۔